20105-کیا ابلیس کو اختیار دیا گیا ہے؟ اور وہ لوگوں کو گمراہ کرنے پر حریص کیوں ہے؟

سوال

ہت سوچ بچار کے بعد میں شیطان کے متعلق یہ سوچتا ہوں کہ، جب وہ اس بات کا علم رکھتا ہے کہ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے تو پھر وہ شر والے افعال کیوں کرتا ہے؟ ۔

انسان کو تو شیطان برے کام کرنے کا وسوسہ ڈالتا ہے تو پھر شیطان کو شر کا وسوسہ کون اور کیوں ڈالتا ہے؟

کیا اسے اس بات کا علم نہیں کہ وہ آگ کا اندھن بنے گا؟

کیا وہ انسان کو ناپسند کرتا ہے؟

اور کیا اسے معصیت اور احسان کرنے کا اختیار حاصل نہیں؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

ابلیس اور اس کے علاوہ دوسرے سب جن وانس کو اختیار اور مشیئت حاصل ہے کہ وہ اطاعت کریں یا کہ معصیت جیسا کہ اللہ تعالی نے اس آیت میں فرمایا ہے جس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

{اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے}.الکھف (29)

اور دوسری جگہ پر فرمان باری تعالی ہے :

{ہم نے تو اسے راہ دکھائی تو اب وہ خواہ شکر گزار بنے خواہ ناشکرا}.الدھر (3)

اللہ تعالی نے ابلیس کو یہ حکم دیا کہ وہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرے تو اس نے تکبر کرتے ہوئے سجدہ کرنے سے انکار کر کے کافروں میں سے ہوا تو اللہ تعالی نے اسے اپنی رحمت سے دور کر دیا اور تا قیامت اس پر لعنت فرما دی ۔

اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا :

{اور جب ہم نے فرشتوں سے آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرنے کا کہا تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا اس نے انکار اور تکبر کر کے کافروں میں سے ہو گیا}.
البقرۃ (34)

اوردوسرے مقام پراللہ رب العزت نے کچھ اس طرح فرمایا :

{چنانچہ تمام فرشتوں نے سب کے سب نے سجدہ کرلیا، مگرابلیس نے نہ کیااوراس نے سجدہ کرنے والوں میں شمولیت سے صاف انکار کردیا، (اللہ تعالی نے) فرمایااے ابلیس تجھے کیا ہے کہ تونے سجدہ کرنے والوں میں شمولیت نہیں کی، وہ بولاکہ میں ایسا نہیں کہ اس انسان کوسجدہ کروں جسے تونے کالی اورسڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے، اللہ تعالی نے فرمایااب تواس جنت سے نکل جاکیونکہ تو راندۂ درگاہ ہے، اورتجھ پرقیامت تک میری لعنت رہے گی } الحجر (30–35)

تواس وقت ابلیس نے اللہ تبارک وتعالی سے مہلت اور تاخیر طلب کی کہ اسے قیامت تک مہلت دی جائے تواللہ تعالی نے یہ مہلت دیتے ہوئے فرمایا جس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

{کہنے لگااے میرے رب! مجھے اس دن تک ڈھیل دے کہ جس دن لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے، اللہ تعالی نے فرمایاکہ اچھا توان میں سے ہے جنہیں ڈھیل دی گئی ہے ایک وقت مقررہ دن تک } الحجر (36–38)

توجب ابلیس کواس بات کا یقین ہوگیاکہ وہ ھلاک ہوجانے والوں میں سے ہے تواس نے اپنے تکبر اوراپنے رب کے ساتھ کفر کے باوجوداس بات کا عزم کرلیاکہ وہ اللہ تعالی کے بندوں میں سے جس پروہ طاقت رکھے اسے گمراہ کرکے اپنے ساتھ جہنم میں شریک کرے گا ۔

تواسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی نے ابلیس کا قول نقل کرتے ہوئے فرمایا :

{ابلیس کہنے لگااے میرے رب! چونکہ تونے مجھے گمراہ کیا ہے مجھے قسم ہے کہ میں بھی زمین میں ان کے لئے معاصی اورگناہوں کومزین اورخوب بنا کرپیش کروں گااوران سب کوبہکاؤں گا بھی، سوائے تیرے ان بندوں کوجوکہ منتخب کرلئے گئے ہیں } الحجر (39–40)

توشیطان لوگوں کوگمراہ کرنے اورخراب کرنے پر حریص ہے تاکہ اس کے پیروکاراوراس کی عبادت کرنے والے زیادہ سے زیادہ ہلاک ہونے والوں میں سے ہوں جواس کے ساتھ اس کے ٹھکانہ (جہنم) تک جائیں، توابلیس کواس بات کا علم ہے کہ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے تووہ حسدوبغض اوربغاوت اورکفر عناد کی وجہ سے اس بات پر حریص ہے کہ سب کواپنے ساتھ جہنم میں لے جائے ۔

اوروہ آدم علیہ السلام کی اولادانسان کوناپسند کرتا اوران سے دشمنی کرتا ہے اس لئے کہ اسے اللہ تعالی کی رحمت سے دھتکارااوراس پرلعنت ہی اس لئے کی گئی ہے کہ اس نے انسانوں کے باپ آدم علیہ السلام کوسجدہ نہیں کیا تواسی لئے اللہ تعالی نے اپنے بندوں کواس سے ڈراتے ہوئے فرمایا ہے :

{یادرکھو! شیطان تمہارادشمن ہے، تم اسے دشمن ہی جانو وہ تواپنے گروہ کوصرف اس لئے ہی بلاتا ہے کہ وہ سب جہنم میں جائیں } فاطر (6)

اورابلیس اس بات کا محتاج ہی نہیں کہ اسے کوئی وسوسہ ڈالے کیونکہ وہ توخودہی ہرشراوربرائی کی جڑاورمنبع ہے ۔

تومومن شخص اپنے رب کی اطاعت اوراس کے دین پراستقامت اختیارکرکے شیطان کے شراورہتھکنڈوں سے نجات پاسکتا ہے کیونکہ شیطان ان لوگوں پرکوئی طاقت اورسلطہ نہیں رکھتاجوکہ مومن ہیں ۔

اللہ سجانہ وتعالی کاارشاد ہے :

.{جب آپ قرآن پڑھیں تو راندے ہوئے شیطان سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرو، ایمان والوں اور اپنے رب پر توکل کرنے والوں پر اس کا مطلقا کوئی زور اور طاقت نہیں چلتی، ہاں اس کا غلبہ اس کا غلبہ اور زوران پر تو یقینا چلتا ہے جو اسی سے رفاقت کریں اور دوستی لگائیں اور اسے اللہ تعالی کا شریک ٹھرائیں}. النحل (100–98)

واللہ تعالی اعلم

.